دار الافتاء دار العلوم دیوبند

۳۵ نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم وباللہ العصمۃ والتوفیق

الجواب حامدا ومصلیا ومسلما (۱) و (۲) آیات واحادیث میں ایسی تاویل کرنا کہ جس سے معانی ومطالب بدل جائیں ایسی اچھوتی تفسیر وتشریح کرنا کہ جو متوارث اور اسلاف امت میں سے کسی سے منقول نہ ہو ناجائز وحرام ہے جو شخص قرآن کریم وحدیث شریف کو اپنے نظریات کے تابع بناتا ہے یعنی توڑ مروڑ کر اپنے نظریات کے مطابق کتاب وسنت کو ڈھالتا ہے وہ بہت بڑی گمراہی میں مبتلا ہے ایسے شخص کو قرآن مقدس ہدایت کی روشنی عطا کرنے سے بے نیاز ہے ایسے ہی لوگوں کے متعلق ارشاد ہے یضل بہ کثیرا (اللہ پاک اس قرآن کریم کے ذریعہ بہت سوں کو گمراہ کر دیتا ہے) سورۃ البقرۃ پ۱ نیز حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص قرآن شریف (کی تفسیر) میں اپنی رائے سے کچھ کہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تجویز کرے (اخرجہ الترمذی باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برأیہ حدیث نمبر ۲۹۵۱) حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دین کے لئے تین شخص آفت ہیں فاجر فقیہ، ظالم بادشاہ اور جاہل مجتہد (اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس کما فی الجامع الصغیر ص۲۸ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

آج کل ایسا حال ہو گیا ہے کہ جاہل مجتہد اپنے خود ساختہ اجتہاد اور روشن دماغی سے قرآن وحدیث کا انکار کر دیں نئے نئے معانی ومطالب گھڑ لیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو برا کہیں ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کو گمراہ بتادیں لیکن یہ جاہل مجتہدین پھر بھی پکے دیندار اور مسلمان ہی رہتے ہیں بلکہ قوم کی کشتی کے ناخدا اور دین کے ٹھیکیدار بنے رہتے ہیں اللہ پاک ان جاہلوں کے فتنوں سے اہل اسلام کو محفوظ رکھے آمین

(۳) کسی قسم کی پیچیدگی یا گنجلک نہیں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے متعلق حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے اور جس پر اہل حق متفق ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نسل مبارک سے ہوں گے، نجیب الطرفین سید ہوں گے ان کا نام نامی محمد اور والد کا نام عبد اللہ ہوگا جس طرح صورت وسیرت میں بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح وہ شکل وشباہت میں اور اخلاق وعادات

میں حضرت نبئ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے ان کی کفار سے
خون ریز جنگیں ہوں گی ان ہی کے زمانہ میں کانے دجال کا خروج ہوگا اور وہ
لشکر دجال کے محاصرہ میں گھر جائیں گے ٹھیک نماز فجر کے وقت سیدنا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور فجر کی نماز حضرت امام
مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں اداء فرمائیں گے نماز کے بعد دجال
کی طرف رخ فرمائیں گے وہ ملعون بھاگ نکلے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
اس لعین کا تعاقب کریں گے اور باب لُد پر اس کو قتل کر دیں گے
دجال کا لشکر تہ تیغ ہوگا یہودیت و نصرانیت کا ایک ایک نشان
مٹا دیا جائیگا حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینہ طیبہ میں ہوگی
بیت المقدس ان کی ہجرت گاہ ہوگی مکۃ المکرمۃ میں ان سے بیعت ہوگی
بیعت خلافت کے وقت ان کی عمر شریف چالیس برس کی ہوگی ان کی خلافت
کے ساتویں سال میں کانا دجال نکلے گا حضرت مہدی علیہ الرضوان کے دو سال
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گذریں گے اور انچاس ۴۹ برس کی عمر میں
ان کا وصال ہوگا (تفصیل کے لئے دیکھئے (الف) مشکوٰۃ شریف ص ۴۷۱ ج ۲ باب اشراط
الساعۃ (ب) ابن ماجہ ص ۳۰۰ (ج) مرقاۃ ص ۱۸۶ ج ۵ (د) بذل المجہود ص ۱۰۲ ج ۵
(ہ) مجمع الزوائد ص ۳۱۲ ج ۷ (و) التصریح بما تواتر فی نزول المسیح) امام مہدی رضی اللہ عنہ
سے متعلق مختصراً لکھ دیا ہے مزید تفصیلات متعلقہ کتابوں میں ملاحظہ کر سکتے
ہیں جو کچھ مختصر طور لکھا گیا یا اور یہی تفصیل جو کچھ ہے اس میں کچھ گنجلک
یا پیچیدگی ہرگز نہیں قیامت کی علامات کبریٰ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ
کا خروج کتب معتبرہ میں مصرّح ہے بلکہ بڑی بڑی نشانیوں میں
قیامت کی پہلی نشانی ہی امام مہدی علیہ الرضوان کے خروج کی صراحت ہے
امام الھند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ واسعہ
لکھتے ہیں "ما بیقین می دانیم کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام تصریح فرمودہ
است باآنکہ امام مہدی رض در اوان قیامت موجود خواہد شد و وے
عند اللہ و عند رسولہ امام برحق است و پُر خواہد کرد زمین را

بعدل و انصاف چنانچہ پیش ازیں پر شدہ باشد بجور و ظلم ۔ پس آنحضرت ﷺ
افادہ فرمودہ اند استخلاف امام مہدی را و واجب شد اتباع وے
در آنچہ تعلق بخلیفہ دارد چوں وقت خلافت او آید لیکن ایں معنی
بالفعل نیست مگر نزدیک ظہور امام مہدیؓ و بیعت با او میان رکن و مقام"
(ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۶) ترجمہ! ۔ ہم یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے (بغیر کسی پیچیدگی اور گنجلک کے) صراحت فرمادی ہے کہ
امام مہدی رضی اللہ عنہ قیامت کے بالکل قریب ظاہر ہوں گے اور اللہ پاک
اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک امام برحق ہوں گے
(حضرت مہدی علیہ الرضوان) کے حیرت انگیز کارنامے نمایاں ہیں یہ ہے کہ وہ)
زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ ان کے ظہور سے پہلے
ظلم اور بے انصافیوں سے دنیا بھری ہوئی ہوگی ۔ پس رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے ارشاد مبارک سے امام مہدی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ
ہونے کی پیشنگوئی فرمائی ہے اور ان کی پیروی کو متعلقہ امور خلافت میں
(اس زمانہ کے مسلمانوں پر) واجب قرار دی ہے لیکن یہ تمام تفصیل اور مضمون
فی الحال موجود نہیں بلکہ اُس وقت کے لئے ہے جبکہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ
کا ظہور ہوگا اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ
پر بیعت خلافت ہوگی (ترجمہ ختم ہوا) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
رحمہ اللہ کی اس مختصر سی عبارت ہی سے ثابت ہوگیا کہ بالخصوص
ہندوستان (بلکہ علاوہ بیت اللہ شریف میں حجر اسود و مقام ابراہیم
کے درمیان کے) وغیرہ میں جن جن لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ
کیا وہ سب جھوٹے اور ان کا دعویٰ غلط ہے اگر کوئی شخص امام برحق
حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی احادیث صحیحہ میں آئی ہوئی صفات مبارکہ
کو کسی جھوٹے اور کذاب مہدویت کے دعوی دار پر چسپاں کرکے
اُس کذاب کی مدح سرائی کرتا ہے تو یہ ایسا ہے کہ جس طرح کوئی

شخص گیدڑ کا نام شیر رکھ کر شیر کی تمام صفات گیدڑ پر منطبق
کرنے بیٹھے تو لوگوں کو اسکے شیر سمجھنے کی دعوت دے۔
④ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں خبر صادق اور
اطلاع علی الغیب کے قبیل سے ہوتی ہیں اور اہل حق ان کو جوں کا توں
رکھتے ہیں پیشگوئیوں میں تاویلات باطلہ کرکے اپنے مزعومات فاسدہ
اور نظریات کے مطابق نہیں ڈھالتے ⑤ یہود ونصاریٰ کی ایمان واسلام
محرومی کا سبب قرآن کریم میں بغاوت وحسد کو بیان کیا ہے۔
جیسا کہ ارشاد ربانی ہے بغیا بینهم ۰ حسداً من عند انفسهم
(سورۃ البقرۃ پ) ورنہ جہاں تک پیشگوئی کا تعلق اس میں یہود ونصاریٰ
کو کچھ بھی پیچیدگی اور کھٹک پیش نہ آتی تھی اللہ پاک ارشاد فرماتا
ہے الذین آتیناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابنائهم (سورۃ
البقرۃ) یعنی یہ یہود ونصاریٰ ہمارے رسول (حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم) کو اس طرح پہچانتے ہیں کہ جس طرح اپنے بیٹوں کو بغیر
کسی کھٹک اور پیچیدگی کے پہچانتے ہیں ⑥ تا ⑪ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے متعلق احادیث مبارکہ حد تواتر کو
پہونچی ہوئی ہیں اور متواترات کا انکار کرنا یا مسیح ومہدی ہونے
کا جھوٹا دعویٰ کرنا جیسا کہ اب تک بہت سے مدعیان مسیحیت ومہدویت
نے کیا ہے سب کفر ہے اور ان جھوٹے مدعیان کے اتباع وپیرو کار
بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں شرح فقہ اکبر میں ہے من
سمع حدیثا فقال بعض مشائخنا یکفر وقال المتأخرون ان
کان متواترا کفر اقول هذا هو الصحیح اھ ص ۲۰۰
⑫ دو الگ الگ شخصیتیں ہیں جیسا کہ ذخیرۂ احادیث شریفہ
آفتاب نیم روز کے مثل ثابت وواضح ہے جس کی تفصیل ۲۶ تحت لکھدی گئی

(۱۳) پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ حدیث (لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم)
ضعیف اور غیر مستند ہے کہ جس سے اصولاً عقیدہ کا اثبات نہیں ہوتا
بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں ہے تواترت الاخبار بان
المہدی من ھذہ الامۃ وان عیسیٰ یصلی خلفہ ذکر ذالک
رداً للحدیث الذی اخرجہ ابن ماجہ عن انس وفیہ
لا مہدی الا عیسیٰ (فتح الباری ج ۶ ص ۴۹۳) دوسری بات یہ ہے کہ
جن بے شمار احادیث صحیحہ متواترہ سے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ
اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا دو الگ شخصیت ہونا آفتاب کی
طرح واضح ہونا ثابت ہے یہ حدیث (لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم)
ان احادیث کے خلاف ہے تیسری بات یہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر کے لئے اس
حدیث کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ
حضرت عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر (جبکہ آسمان سے نزول فرما کر زمین پر تشریف
لا چکے ہیں تو اس وقت پوری دنیا میں) ہدایت یافتہ کوئی دوسرا شخص
نہ ہوگا (یعنی مہدی کے معنی لغوی مراد ہیں) اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
جلیل القدر نبی ہیں اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ خلیفۂ راشد ہوں گے
اور نبی کی ہدایت اور خلیفۂ راشد کی ہدایت میں زمین آسمان
کا فرق ہونا ظاہر ہے (۱۴) کبار محدثین میں ایک طبقہ اصحاب الجرح والتعدیل کا
ہے فن حدیث شریف میں جن کی خدمات جلیلہ معروف ومشہور ہیں، سند اور
متن حدیث شریف پر ٹھوس دلائل کی روشنی میں نقد وتبصرہ فرما کر دودھ کا دودھ
اور پانی کا پانی الگ کر دیتے ہیں ان حضرات رحمہم اللہ کی تحقیق میزان اور
کسوٹی ہے شکیل بن حنیف دربھنگوی بہاری کے جو حالات آپ نے نقل کئے
ہیں نیز دیگر کچھ ذرائع سے ہمیں تحقیق ہوئے ان کے پیش نظر تو معلوم
ہوتا کہ وہ بیچارا عربی کی عبارت بھی صحیح پڑھنے پر قادر نہیں ہے
افسوس اور صد افسوس ہے مسلمانوں پر کہ قرآن کریم کی آیات بینات اور
احادیث نبویہ پر ایمان لانے کے بجائے سفید جھوٹ پر ایمان لانے
کے لئے معمولی معمولی شعبدہ بازیاں دیکھ کر ہی مسحور ہو جاتے ہیں ←

(۱۵) خواب نہ حجت شرعیہ ہے اور نہ ہی اس سے کوئی حکم شرعی ثابت
ہوتا ہے حدیث شریف میں عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلثۃ عن النائم حتی
یستیقظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن المعتوہ حتی یعقل رواہ
الترمذی وابوداؤد (مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۴) اور کسی حدیث شریف پر کوئی
حکم لگانا اور خواب کی بنیاد پر اس کے درجات متعین کرنا نری جہالت ہے
(۱۶) شکیل بن حنیف دربھنگوی بہاری کے جو حالات (دعاوی وغیرہ) نقل کئے گئے ہیں
اگر ان کی نقل صحیح ہے تو اس کا دائرۂ اسلام سے خارج ہونا ظاہر ہے
(۱۷) شکیل دربھنگوی کے متبعین ضال اور مضل ہیں اور اس کے عقائد ونظریات
قرآن وحدیث کے خلاف ہونے کا علم ہونے کے باوجود تشہیر وتبلیغ میں
لگنا انتہائی خطرناک معاملہ ہے کہ ایمان کی سلامتی مشکل ہے
(۱۸) اگر کوئی شخص خنزیر یا کتے کے بارے میں کہے کہ ان کو بکرا مان لیا جائے
تو کیا فرق پڑتا ہے؟ تو کیا اس شخص کا قول اور اس پر عمل کی اجازت
ہو سکتی ہے؟ ظاہر ہے ہرگز نہیں (۱۹) آواگون مشرکانہ عقیدہ ہے
جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہے وہ ایمان سے خارج ہے (۲۰) حضرت امام مہدی
رضی اللہ عنہ کا ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول جب ہوگا
تو تمام اہل اسلام کو ان حضرات کے پہچاننے میں ذرہ برابر شک وشبہ
پیش نہ آئے گا ان دونوں حضرات میں سے بھی کسی کو کتاب لکھنے
کی ضرورت پیش آئے گی نہ بلند آہنگ دعوؤں کی نہ کانفرنسوں کی
بلکہ احادیث صحیحہ متواترہ سے جو کچھ ثابت ہے اس کا حاصل یہ
ہے کہ بغیر کسی خرخشہ کے سب مسلمان اول نظر میں پہچان کر یقین کرلیں گے
کہ یہ سچے مہدی منتظر اور یہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی حضرت
عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بس اصل معیار نبوی ہے اس کے برخلاف
صداقت وحقانیت کے بازار میں بلند دعوؤں اور کانفرنسوں وغیرہ کی کچھ

قیمت نہیں ھے

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

خلاصہ

① سچے مہدی امام برحق خلیفہ راشد کا نام محمد اور والد کا نام عبد اللہ ہوگا نہ کہ شکیل بن حنیف ہوگا

② امام مہدی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفا وکرامۃ وھیبۃ میں پیدا ہوں گے نہ کہ دربھنگہ بہار ھندوستان میں

③ امام مہدی رضی اللہ عنہ روئے زمین کے بادشاہ ہوں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے اس کے برخلاف شکیل بن حنیف دربھنگوی بہاری بیچارے کو تو کسی چھوٹے سے گاؤں پر بھی شاید حکومت حاصل نہ ہوگی اس کو اور اس کے متبعین کو ذرا ذرا سے معاملات کے لئے کچہریوں میں جاکر فریاد کرنے کی نوبت آتی ہوگی تھانوں میں جاکر پولس کی خوشامد کرنا پڑتی ہوگی [illegible]؟

④ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ملک شام میں تشریف لیجاکر دجال کے لشکر سے قتال کریں گے اس وقت ستر ھزار یہودیوں کا لشکر دجال کے ساتھ ہوگا شکیل دربھنگوی کو تو شاید ملک شام دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا ہوگا

⑤ امام مہدی رضی اللہ عنہ سے بیعت خلافت بیت اللہ شریف کے قریب حجر اسود اور مقام ابراھیم کے درمیان ہوگی شکیل بن حنیف دربھنگوی کو تو وہاں کی زیارت بھی نصیب نہ ہوئی الغرض اور بھی بے شمار علامتیں ہیں

کہ جو حضرت امام برحق مہدی علیہ الرضوان میں موجود ہوں گی ان علامتوں کو شکیل بن حنیف دربھنگوی بہاری پر اگر کوئی شخص چسپاں کرتا ھے تو بالکل ایسا ہی ھے کہ جیسے کوئی شخص "اُلّو" کا نام "ھما" رکھ کر ھما کی خوبصورتی صفات وکمالات کی قصیدہ خوانی کرے اور لوگوں کو اسے (اُلّو کو) ھما سمجھنے

کی دعوت دیتا ہے اللہ پاک مسلمانوں کو سمجھ اور اس کی
محفوظ فرمائے ظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے آمین فقط
واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

محمود حسن عفی عنہ بلند شہری
دار العلوم دیوبند
۹/۳/۱۴۳۴ھ
الموافق
۲۲/۱/۲۰۱۳ء
یوم الثلثاء

الجواب صحیح
محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ

الجواب صحیح
فخر الاسلام

الجواب صحیح مع حسن مسلک
والمجیب مصیب واللہ درہ
وقار علی غفرلہ
نائب مفتی دار العلوم دیوبند
۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ
مفتی دار العلوم دیوبند

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات علماء ومفتیان کرام سے مندرجہ ذیل مسئلہ میں شرعی رہنمائی مطلوب ہے:

امام مہدی آثار قیامت کی اہم کڑی اور رسول اللہ ﷺ کی پیشینگوئیوں کا ایک زندہ عنوان ہیں، وہ عہد آخر میں ایک زبردست کراماتی شخصیت لے کر ظاہر ہوں گے، اب نہ صرف احقاق حق اور ابطال باطل انہیں کے ہاتھوں مقدر ہے بلکہ عہد آخر میں منتشر امت کی شیرازہ بندی اور خلافت راشدہ کا قیام بھی انہی کے ظہور پر موقوف ہے، چنانچہ وہ باطل نظام کو درہم برہم کر کے ایسی عظیم اسلامی سلطنت قائم کرینگے جو پورے کرۂ ارض پر مشتمل ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ تاریخ میں جب بھی امت پر براوقت آیا، امت بے اختیار اپنے اسی عظیم قائد کی راہ تکنے لگی، اور بالخصوص موجودہ حالات کے تناظر میں انتظار شدید ہوگیا ہے۔

امام مہدی کی اسی اہمیت وعظمت کی بناء پر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس موضوع کو اس قدر مفصل اور کھول کر بیان فرمایا ہے کہ امام مہدی کی سیرت اور سوانح نہ صرف جامع اور مکمل نظر آتی ہے بلکہ ان کی شخصیت وکارناموں کی کوئی ادنی کڑی بھی ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہوتی، چنانچہ انکا وطن نسل وخاندان، نام وولدیت، شکل وصورت، ناک نقشہ، قد وقامت، چال ڈھال، کردار وسیرت، اخلاق وعادات اور باطل شکن معرکہ آرائیوں کی دیگر تفصیلات بھی تمام جزئیات کے ساتھ حضور ﷺ نے بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ اور علماء امت نے بھی ہر دور میں اسکی مدلل ومکمل تشریح وتوضیح کا فریضہ انجام دیا ہے۔

جبکہ تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ بعض ناخداترس، کلابِ دنیا، اس مقدس تصور کی آڑ لے کر حصولِ مال وجاہ کی خاطر جھوٹے دعوے کر کے مہدی بننے کی کوشش کرتے آرہے ہیں، تاریخ کے ہر موڑ پر ایسے مدعیان مہدویت نظر آتے ہیں، انہوں نے مہدویت کے دعوے کر کے گاہ بگاہ امت کو نت نئی آزمائشوں سے دوچار کیا، چنانچہ عرب سے عجم تک بآسانی ان کی فتنہ انگیزیوں کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

آٹھویں صدی ہجری تک اسطرح کے دعوے زیادہ تر عرب ملکوں میں ہوئے، لیکن پھر انکا سلسلہ برصغیر میں شروع ہوگیا، دسویں صدی ہجری کے وسط میں سب سے پہلے سید محمد جونپوری نے 'أنا المهدي' کا دعویٰ کیا، محمد جونپوری کے بعد مہدویت کا دعویٰ کرنے والا مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد کئے دہائیوں تک پھر کسی نے ایسی حماقت نہیں کی، لیکن بیسویں صدی عیسوی کے آخری دہے میں، جب عراق لہولہان ہو تو طالع آزماؤں نے فوراً مہدویت کے علم بلند کردئے اور اپنی بیعت وخلافت کی دعوت دینے لگے، اور یہ سلسلہ دراز ہوتا گیا، انہیں موقع پرستو اور ناخداترسوں میں ایک شکیل بن حنیف ہے۔

شکیل کا وطن عثمان پور ضلع دربھنگہ، بہار ہے، اس نے نہایت غریب وپسماندہ گھرانے میں آنکھ کھولی، شروع ہی سے وہ اقتصادی مسائل کا شکار رہ اور کچھ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد معاشی جدوجہد کرنے کیلئے دہلی چلا آیا، پہلے نبی کریم میں ہارڈویر کی دکان کی اور پھر تبلیغی جماعت سے وابستہ ہوگ کئی سال کے بعد جب کچھ مالی پوزیشن مستحکم ہوئی، تو اسنے کسی ماورائی طاقت کے اشارے پر لوگوں کی خفیہ ذہن سازی شروع کردی، کچھ عرصہ تو معاملہ چھپا لیکن شدہ شدہ یہ خبر دعوت کے ساتھیوں کو لگی، اور ایک دن راز پوری طرح فاش ہوگیا، وہاں کے مسلمان نہایت غیرت مند تھے، انہوں نے نہ صرف اس سخت باز پرس کی بلکہ اسے اپنے علاقہ ہی سے نکالدیا، وہ لکشمی نگر چلا آیا، یہاں مجیب الرحمٰن عرف چھوٹو نے اس کی غربت پر رحم کھا کر اپنے مکان میں جگہ دیا اور وہ ذریعہ معاش کے طور پر انکے بچوں کو ٹیوشن پڑھانے لگا، نبی کریم کی طرح اس نے لکشمی نگر میں بھی یہی کھیل کھیلا، پہلے ایک مینار والا مسجد کے دعوتی سے جڑ گیا، پھر لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے کیلئے خوب غربت وافلاس کا مظاہرہ کیا، اب اسکی رہائش الطاف حسین مرحوم کے یہاں تھی، الغرض معا استحکام اور تعلقات کی وسعت کے بعد شکیل کو کچھ مضبوطی کا احساس ہوا تو اس نے پھر خاموشی کے ساتھ لوگوں کی تشکیل شروع کردی اور روحانی مجلسوں کا انعقاد کر [illegible] ساتھیوں کو اسکا علم ہوا تو وہ لرز گئے اور فوراً انہوں نے رمیش پارک کی بڑی مسجد [illegible] علماء وائمہ کو جمع

عوام نے بھی اس میں بڑی تعداد میں شرکت کی، اور سب نے مل کر شکیل سے اس کی مہدویت کا ثبوت مانگا، وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا، آدھی رات تک بھی جب کوئی نتیجہ نہ نکلا تو حاضرین کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا اور انہوں نے مسجد ہی میں اس کی جم کر پٹائی کی، بالآخر اس نے سب سے معافی مانگی اور تحریری طور پر یہ اقرار کیا کہ میرا دعویٰ غلط ہے اور آئندہ میں ایسی شیطانی حرکت نہیں کرونگا۔

مجلس کے اختتام پر ذمہ داران نے شکیل کو دہلی بدر کرنے کا فیصلہ کیا اور چند نوجوانوں کے ساتھ اسے ریلوے اسٹیشن روانہ کردیا، تاکہ دربھنگہ جانے والی کسی بھی ٹرین پر سوار کرکے دہلی کو ہمیشہ کے لئے اس نجاست سے پاک کردیا جائے، لیکن افسوس ٹرین بہت زیادہ لیٹ تھی، لوگ انتظار نہ کرسکے، اور اسے پلیٹ فارم ہی پر چھوڑ کر واپس آگئے، اب وہ آزاد تھا، دہلی کیوں چھوڑتا، اس نے فوراً واپسی کا فیصلہ کیا، اور لکشمی نگر ہی کے دوسرے قریبی علاقہ میں رہائش اختیار کرلی، لیکن مسلمانوں کا ردعمل جاری رہا، ایک مرتبہ مدنی مسجد میں بھی ہم نواؤں سمیت اسکی پٹائی ہوئی، استرے سے سر مونڈھا گیا، وہ پھر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا اور سرکاری تحفظ حاصل کرکے اس نے مذکورہ مسلمانوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرادی، جس کی بناء پر ان غریبوں کو بڑی مشقتوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن الحمدللہ وہ بالکل خوف زدہ نہ ہوئے، انہوں نے اس موضوع پر بڑی مسجد ہی میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا، جس میں مسئلہ مہدی پر علماء نے بھرپور روشنی ڈالی، اور احادیث کی رو سے شکیل کے دعوے کی تردید کی، مفتی عبدالرحمٰن صاحب مدرسہ امینیہ دہلی اور مفتی مکرم صاحب مسجد فتح پوری نے اس پر گمراہی کا فتویٰ دیا جس کے نتیجہ میں الحمدللہ عوام بالکل مطمئن ہوگئے اور انکے ذہنوں میں پھر کوئی خلجان نہ رہا، مرکز نظام الدین کی موقر شخصیت ڈاکٹر نادر علی صاحب دامت برکاتہم نے مسلسل ساتھیوں کی رہنمائی کی، اور ہر مرحلہ میں انکے مشورہ میں شامل رہے۔

شکیل اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے چکا ہے، جس کے نتیجہ میں سسرال والے اس کی جان کے دشمن ہیں، جبکہ دوسری بیوی ڈی ڈی اے میں ملازم ہے، اور تازہ اطلاع کے مطابق اس نے تیسری شادی، حسیب نامی کسی مرید کی لڑکی سے کی ہے۔

اس نے کچھ عرصہ سے مہاراشٹر کے ضلع اورنگ آباد کو اپنا مستقر بنالیا ہے، اورنگ آباد اسٹیشن سے قریب 'ہرسُل' اور 'پڑے گاؤں' کے بیچ مہدی نگر کے نام سے اس نے ایک بستی بسائی ہے، جس میں وہ اپنے ہم نواؤں کے ساتھ جن کی تعداد سو کے قریب ہوگی، رہتا ہے، عام طور پر گھر ہی کے اندر رہتا ہے نہ کسی سے ملتا ہے نہ باہر نکلتا ہے، دن میں کسی ایک وقت کچھ دیر کیلئے اپنا دیدار کراتا ہے، اس وقت اس نے اپنی تمام تر توجہ مہاراشٹر، آندھرا پردیش، اور کرناٹک پر مرکوز کر رکھی ہے، خصوصاً ممبئی واطراف کے علاقے اس کی نگاہ میں ہیں، ممبئی کی بعض کالجوں میں اس کا بڑا زور ہے، اور عموماً کالج کے اسٹوڈنٹس اور دنیوی پڑھے لکھے نوجوان اس کا میدان ہیں، چنانچہ ان کی ایک بڑی تعداد شکیل کی مہدویت کی تبلیغ میں جٹی ہوئی ہے، اندھیری، مرول، کرلا، ممبرا، اور دیگر علاقوں میں اس کے ماننے والوں کی اچھی خاصی تعداد ہے، جو روز بروز بڑھتی جارہی ہے، ان لوگوں کی ایک خاص بات یہ ہوتی ہے کہ وہ اس موضوع پر علماء سے بات کرنے کیلئے کسی طرح تیار نہیں ہوتے اور عام طور پر مسجدوں میں نماز نہ پڑھ کر اپنے گھروں میں پڑھتے ہیں، اور دوسری خاص بات یہ ہے کہ ان میں کا ہر ایک داعی ہوتا ہے جو بڑے ماہرانہ طریقہ پر شکیل کی مہدویت کی تبلیغ میں مصروف رہتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم کچھ عرصہ سے اپنے قرب وجوار میں اس سے بیعت ہونے والوں کی اچھی خاصی تعداد دیکھ رہے ہیں، پورا پورا گھرانہ اس کا مرید ہو چکا ہے، اور سب سے زیادہ افسوس وفکر کی بات یہ ہے کہ ان میں بیشتر دعوت وتبلیغ سے متعلق حضرات ہیں، انکی اور ایک خاص بات یہ ہیکہ بیعت ہونے کے بعد سب سے پہلے کوشش یہ ہوتی ہے کہ شکیل کی صحبت سے فیضیاب ہونے کیلئے مہدی نگر منتقل ہوجائیں، چنانچہ اسی سعادت کو حاصل کرنے کی خاطر کئی تعلیم یافتہ، برسر روزگار نوجوانوں نے نوکریاں چھوڑ کر، گھر بار، مال واسباب بیچ کر، گھر والوں سے ناطہ توڑ کر، مہدی نگر میں بود وباش اختیار کرلی ہے، اور کچھ اورنگ آباد سے قریب بڑے شہروں پونہ، وغیرہ میں نوکری کر رہے ہیں، ان میں سے بعض نوجوانوں کے ذمہ داروں سے ملاقات کا موقعہ ملا اور کچھ بذات خود ملنے آئے اور انہوں نے اپنی اور گھر والوں کی پریشانی، درد وغم بتلائے، اور اپنی بیچارگی کا اظہار کیا اور بتلایا کہ کسی طرح یہ لوگ بات سمجھنے کیلئے تیار نہیں ہیں اور نہ ہی کسی عالم دین سے ملنے کیلئے تیار ہیں۔

الغرض اس وقت یہ فتنہ بڑی تیزی سے اپنی جڑیں مضبوط کر رہا ہے، اور لوگ اس کا شکار ہوکر اپنی عاقبت داؤ پر لگا رہے ہیں۔

المختصر، شکیل بن حنیف نے مہدی ہونے کا دعوی کیا ہے اور اپنے دعوئی کے اثبات کیلئے وہی اسلوب اور وہی طرز اپنایا ہے جو نبوت وولایت، مسیحیت اور مہدویت کے جھوٹے دعویداروں کا رہا ہے، چنانچہ شکیل نے بڑی عیاری اور مکاری سے کام لیتے ہوئے، دلائل گھڑنے میں ایسی بے باکی اور جرأت مندی کا مظاہرہ کیا ہے کہ الامان والحفیظ، وہ دین وشریعت میں خود کو مطلق العنان سمجھتا ہے اور اس کی گفتگو ایسی حاکمانہ ہوتی ہے گویا اللہ ورسول کے بعد وہی سب سے بڑی اتھارٹی ہے، اسلئے آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی ایسی من مانی تفسیر اور تشریح کی ہے کہ دل دہل جاتا ہے، بالخصوص نبوی پیشینگوئیوں کی تعبیر وتشریح کے سلسلہ میں اس نے اپنے خودساختہ ضوابط کے تحت، ایسی گمراہ کن روش اختیار کی ہے کہ معلوم ہوجاتا ہے کہ شکیل اپنے پیشرو غلام احمد قادیانی کا حقیقی جانشین ہے، اوراس کا فتنہ انجام اور مآل کے لحاظ سے قادیانی فتنہ سے کم نہیں۔

الغرض شکیل نے سب سے پہلے چودہ صدیوں کے علماء، فقہاء ومحدثین (رحمہم اللہ تعالی) کی اعتباریت کو مجروح اور ان کی بصیرت وخدمات کا کلیتًا انکار کردیا اور یہ تأثر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیاں انتہائی گنجلک اور پیچیدہ ہیں اور انہیں چودہ صدیوں تک امت کا کوئی عالم سمجھ بھی نہیں سکا ہے، اسلئے اب تک ان پیشینگوئیوں کا جو مطلب ومفہوم سمجھا جارہا تھا وہ غلط فہمی پر مبنی تھا، اب ان کے فہم وشعور کا ملکہ اللہ کی طرف سے بس شکیل کو عطا ہوا ہے، اسلئے مہدی کی بابت جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہی حق اور قرآن وحدیث کی طرح اٹل ہے۔

شکیل نے دوسرا اہم اور کارگر بیڑا یہ اٹھایا کہ ان تمام احادیث کو جھٹلا دیا جو اسکے دجل وفریب کے پردے چاک کر کے مسئلے کی اصلیت کو پوری طرح منقح کردیتی ہیں، اسلئے روایات کے ساتھ اس نے بھی وہی کھلواڑ کیا جو اس کے پیش رو ماضی میں کرچکے ہیں، صحیح حدیثوں کو ضعیف کہا اور ضعیف وموضوع روایات، اس نے بے دھڑک مستند قرار دیدیں بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ جو علامات اس کی ذات پر منطبق ہورہی ہیں انہیں تو تسلیم کیا جائے اور جو اسکے خلاف پڑتی ہیں انہیں رد کردیا جائے، کیونکہ حدیثیں شکیل کی پابند ہیں، شکیل حدیثوں کا نہیں۔

شکیل نے اپنے غلیظ مقصد کی تحصیل کیلئے تیسرا خطرناک قدم یہ اٹھایا کہ ان تمام پیشینگوئیوں کو بھی مطلقاً گنجلک اور پیچیدہ قرار دے ڈالا جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے متعلق توریت وانجیل میں مذکور تھیں، اس کا دعوی ہے کہ چونکہ پیشینگوئیاں مغلق ہوتی ہیں اسلئے حضور ﷺ کی بعثت سے متعلق جو پیشینگوئیاں توریت وانجیل میں مذکور ہیں انہیں یہود ونصاری کماحقہ نہ سمجھ سکے اور اسی عدم معرفت کی بناء پر وہ بالآخر ایمان سے محروم رہے۔

شکیل نے اپنے مہدویت کے شیش محل کے تحفظ اور اس میں دوامی روح پھونکنے کی خاطر چوتھا شوشہ یہ چھوڑ دیا کہ اس وقت روئے زمین پر شرار الناس یعنی بدترین مخلوق علماء ہیں، لہذا ہر حال میں ان سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنا ضروری ہے، کیونکہ یہی وہ قوم ہے جو سب سے پہلے 'المہدی' کی مخالفت کرے گی، اور اہل ایمان کی، بیعت مہدی اور ان کے تعاون وتناصر سے محرومی کا سبب بنے گی۔

شکیل بن حنیف کی شخصیت اور اس کے دجل سے متعلق ذکر کردہ بنیادی اور اہم نکات کے بعد ادعاء مہدویت پر اس کی جانب سے پیش کردہ چند استدلالات اور خودساختہ تاویلات کے متعلق عرض کردینا ضروری ہے، چنانچہ پیشینگوئیوں کے متعلق اس نے ایک ضابطہ پیش کیا ہے:

"بعض پیشینگوئیاں تمثیل ہوتی ہیں، بعض راز میں رکھی جاتی ہیں، اور بعض صاف صاف ہوتی ہیں"

پیشینگوئیوں میں تمثیل کے متعلق اسکا کہنا ہے کہ انکے صادر ہونے سے پہلے صحابہ جیسی شخصیات بھی غلط فہمی کا شکار رہیں تو ہما شما کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔

(۱) مثلاً حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ ﷺ سے سب سے پہلے کون سی بیوی ملے گی، یعنی آپ ﷺ کے بعد سب سے پہلے کس کا انتقال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جسکا ہاتھ سب سے لمبا ہوگا، تو سب بیویوں نے اپنے اپنے ہاتھ ناپے، حضرت سودہؓ کا ہاتھ سب سے لمبا نکلا، جبکہ حضرت زینب بنت جحشؓ کا انتقال سب سے پہلے ہوا، تب پتہ چلا کہ ہاتھ لمبے ہونے سے حضور ﷺ کی مراد زیادہ خرچ کرنا تھا جو حضرت زینب بنت جحشؓ کی خاص صفت تھی۔

مذکورہ واقعہ سے اس نے استدلال کیا ہے کہ پیشینگوئیوں میں تمثیل ہوتی ہے جس کو اس کے صدور کے وقت سمجھا جاتا ہے، اس سے پہلے صحابیاتؓ اور امہات المومنینؓ نے بھی غلط سمجھا تھا، تو ظاہری بات ہے کہ اور لوگ کیا سمجھیں گے؟

اسی طرح حضرت ابوسعید خدریؓ نے اپنے انتقال کے وقت نئے کپڑے منگائے اور فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو جس لباس میں مرے گا قیامت کے دن اسی میں اٹھایا جائے گا۔ جب حضرت عائشہؓ کو پتہ چلا تو فرمایا: اللہ ابوسعید پر رحم فرمائے، یہاں نبی کریم ﷺ کی لباس سے مراد اعمال تھے اس لئے کہ قیامت کے دن جب لوگ اٹھائے جائینگے تو ننگے ہوں گے۔ تو جب حضرت ابوسعیدؓ قیامت سے متعلق اس خبر یا اس پیشینگوئی کو نہیں سمجھ سکے تو عام لوگ کیا سمجھ پائیں گے۔

(۲) ''پیشینگوئیوں میں راز'' کے سلسلہ میں اسکا کہنا ہے کہ دنیا میں کسی سچے رہبر کی آمد کے سلسلہ میں کتاب اللہ یا انبیاء کے ذریعہ کی گئی پیشینگوئیوں میں اکثر کچھ نہ کچھ باتیں راز میں ہوتی ہیں اور کچھ ایسی بھی ہوتی ہیں جو لوگوں کو جلد ہضم نہیں ہوتی، اس کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہر واقعہ اپنے اپنے وقت پر ٹھیک ٹھیک صادر ہو جائے، اور جنکے دل نرم ہوں وہ انہیں قبول کر لیں یعنی ہدایت پانے والے اسکے ذریعہ ہدایت پالیں اور گمراہ ہونے والے گمراہ ہو جائیں۔

دراصل بات یہ ہے کہ اگر آنے والے نبی کے بارے میں ہر بات صاف صاف بیان کر دی جاتی تو ایک دم سے بہت بڑا مجمع اس نبی کو قبول کر لیتا اور کوئی بھی اسکی کھل کر مخالفت نہیں کرتا۔

(۳) شکیل کا ماننا ہے کہ پیشینگوئیوں میں اکثر انسان کے نام اور مقام کے نام، ہو بہو نہیں ملا کرتے ہیں، کبھی تو نام کچھ حروف کی ترمیم سے ملا کرتا ہے اور کبھی اپنے معنیٰ کے اعتبار سے، تو کبھی صفات کے اعتبار سے جیسا کہ سورۂ صف میں آپ ﷺ کو احمد کہا گیا ہے جبکہ لوگ آپ کو محمد کے نام سے جانتے تھے، اسی طرح نصاریٰ کی کتاب میں حضرت عمرؓ کی پیشینگوئی ''قرن'' کے نام سے تھی جبکہ حضرت عمر کا نہ نام قرن تھا نہ لقب، اسی طرح توریت کے باب استثناء میں حضور اکرم ﷺ کی آمد کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے: ''فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا، دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت ان کے لئے تھی''

اس کا مطلب یہ تھا کہ حضور ﷺ مکہ کے پہاڑ سے ظاہر ہوں گے، لیکن اس کیلئے 'فاران کی پہاڑی سے چمکا' کہا گیا، صاف لفظوں میں یہ نہیں کہا گیا کہ آنے والا نبی مکہ کے پہاڑی علاقہ سے ظاہر ہوگا۔ ہرقل اور مقوقس حضور اکرم ﷺ کے مقام ظہور کے ناموں کے اختلاف کی وجہ سے توریت کی پیشینگوئی کی حقیقت نہیں سمجھ سکے اور اسلام سے محروم رہے۔

(۴) شکیل کا کہنا ہے کہ پیشینگوئیوں میں کئی واقعات لگاتار بیان کئے جاتے ہیں لیکن انکے مکمل ہونے میں ایک وقت لگتا ہے، مثلاً ایک حدیث میں ہے کہ دجال کے بعد قیامت ہے، جبکہ دوسری احادیث میں دجال اور قیامت کے بیچ، بہت ساری نشانیوں کا ظاہر ہونا بتایا گیا ہے۔ لہٰذا دجال اور قیامت کے درمیان سو سال سے بھی زیادہ وقفہ لگ سکتا ہے۔

اسی طرح توریت استثناء میں حضرت موسیٰؑ کی زبانی، حضور اکرم ﷺ کی مذکورہ پیشینگوئی سے پتہ چلتا ہے کہ حضور مکہ سے دس ہزار صحابہؓ کے ساتھ کامل اور واضح شریعت لے کر تشریف لائینگے۔ حالانکہ اس پیشینگوئی کو پورا ہونے میں کئی سال لگ گئے، مکہ میں پیدائش کے بعد، دعویٰ نبوت پر تکالیف سے پریشان ہو کر ہجرت مدینہ کے تقریباً ۷ سال بعد آٹھویں ہجری میں فتح مکہ ہوا اور اسطرح وہ پیشینگوئی پوری ہوئی۔

(۵) شکیل کا نظریہ ہے کہ پیشینگوئیوں کا تعلق غیب کے علم سے ہے اور غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے، اور وہ اس میں سے کوئی بات بتانا چاہتا ہے تو صرف اپنے نبی کو بتاتا ہے، اسلئے ایسی پیشینگوئیوں کی حقیقت کا صحیح پتہ اس وقت چل سکتا ہے جبکہ وہ پوری پوری صادر ہو گئی ہوں۔

(۶) شکیل کا کہنا ہے کہ پیشینگوئیوں میں عام طور پر بڑی بڑی نشانیوں کو ذکر کیا جاتا ہے، چھوٹی چھوٹی اور معمولی، عام سی باتوں کیلئے پیشینگوئیاں نہیں ہوتیں۔

پیشینگوئیوں کے فہم سے متعلق شکیل کے خود ساختہ اصولوں کے تحت، اسنے ان تمام احادیث کے ظاہری اور حقیقی معانی و مفاہیم کا صاف انکار کر دیا جو سچے مہدی کی معرفت اور پہچان کی کسوٹی تھیں، اور تاویلات کی ایسی بھول بھلیوں کی سیر کرانے لگا کہ مہدی کے باب میں حضور اکرم ﷺ کے تفصیلی اسلوب

اختیار کرنے کی حکمت ہی کو نیست و نابود کر دیا، چنانچہ علم حدیث پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی گفتگو مختصر اور جامع ہوتی ہے اور جزئی تفصیلات عام طور پر بیان نہیں کی جاتیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اختصار کو چھوڑ کر مہدی کے باب میں جو تفصیلی اسلوب اختیار کیا ہے اس کی حکمت یقیناً یہی ہے کہ امت کو واضح اور عام فہم علامات اور نشانیوں کی ایسی کسوٹی دیدی جائے جو نہ صرف معرفت کا معیار ہو بلکہ اسی پر پرکھ کر وہ مہدویت کا دعویٰ کرنے والوں کی بابت ہمیشہ قطعی فیصلہ کر سکے، چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ جب بھی کوئی مہدویت کا دعویٰ لیکر کھڑا ہوا تو علماء فوراً حرکت میں آ گئے اور انہوں نے اسی پیمانہ سے ناپ کر اسکے دجل کا پردہ چاک کر ڈالا۔

چنانچہ حضرت امام مہدی کے تعلق سے سب سے پہلی علامت، جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ مہدی، خانوادۂ نبوت کے چشم و چراغ اور حضرت فاطمہؓ کی اولاد اور حضرت حسنؓ کی نسل سے ہونگے، یہ ایک واضح اور سیدھی علامت ہے جس میں کوئی پیچیدگی نہیں، لیکن شکیل نے ان صحیح احادیث کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ آج کل خاندان کا کوئی رکارڈ نہیں اور پیشینگوئیاں ان معمولی اور چھوٹی چیزوں کے بتانے کیلئے نہیں ہوتیں۔

مہدی کے تعلق سے دوسری علامت، ان کا نام اور انکی ولدیت ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا نام میرے نام اور انکی ولدیت میری ولدیت کی طرح ہوگی، جبکہ شکیل کا کہنا ہے کہ صرف 'محمدؐ' سے نام کا شروع ہو جانا کافی ہے اور میں محمد شکیل ہوں، (جبکہ اس کا اصل پیدائشی نام شکیل بن حنیف ہے جیسا کہ اس کی قدیم تصنیف سے ظاہر ہے) اور باپ سے یہاں 'عبد اللہ' نہیں، حضرت ابراہیم ﷺ مراد ہیں، اور ان کا بھی صفاتی نام 'حنیف' مراد ہے، واضح رہے کہ اسنے یہاں اپنے اسی ضابطہ سے استدلال کیا ہے کہ پیشینگوئیوں میں نام کا ہو بہو ہونا ضروری نہیں، ملاحظہ فرمائیں ضابطہ نمبر ۳۔

امام مہدی کی ایک نشانی وطنی لحاظ سے ان کا مدنی ہونا ہے، "رجل من أهل المدينة" (ابوداؤد)، عہد رسالت سے لے کر آج تک علماء اس بات پر متفق ہیں کہ یہاں صرف اور صرف مدینہ منورہ مراد ہے، لیکن شکیل نے پہلے مدینہ کا معنی شہر بتایا، اور اس شہر سے مراد 'دلی' کو قرار دیا، یہاں بھی شکیل اپنے خود ساختہ ضابطہ نمبر ۳ کو کام میں لا رہا ہے۔

علامات مہدی میں ایک علامت ظہور مہدی سے پہلے ایک خلیفہ کی موت ہے، جسکی جانشینی پر اختلاف ہوگا اور فوراً ہی امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا خلیفہ، شرعی زبان میں اس حاکم کو کہتے ہیں جو اسلامی نظام حکومت کا والی ہو، یہ صورت حال صرف سعودی عرب میں ہے، اس لئے یہاں عہد آخر کا کوئی حجازی فرمارواں مراد ہے، شکیل چونکہ دہلی میں رہتا تھا اس لئے اس نے اس مشکل کا حل یہ نکالا کہ جب ۱۹۹۵ء میں حضرت مولانا انعام الحسن صاحب کاندھلویؒ کی وفات ہوئی تو انہیں خلیفہ قرار دے کر اپنے ظہور کا اعلان کر لیا، اس موقعہ پر بھی اسنے اپنے بنائے ہوئے اس ضابطہ سے استیناس کیا ہے کہ بعض پیشینگوئیوں میں راز ہوتا ہے، اور اسکی حقیقت کا علم اسی وقت ہوتا ہے جب ان کا صدور ہوتا ہے۔

مہدی کی ایک علامت، ظہور مہدی سے پہلے دریائے فرات میں ایک سونے کے پہاڑ کا ظاہر ہونا ہے، جس پر قبضہ کرنے کیلئے تین شہزادے لڑینگے اسطرح کا کوئی پہاڑ اب تک ظاہر نہیں ہوا ہے، اور نہ شہزادوں کی جنگ ہوئی ہے، لیکن شکیل اس واقعہ کو ہندوستان پر فٹ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں خزانہ سے مراد مرکز نظام الدین کی سربراہی ہے اور جنگ لڑنے والے تینوں شہزادوں کا مصداق، حضرت مولانا اظہار الحسن صاحب کاندھلویؒ، حضرت مولانا زبیر صاحب اور حضرت مولانا سعد صاحب ہیں۔

قابل غور ہے کہ اس مکار نے کس خوبصورتی سے علماء کو اقتدار کا خواہاں، مال و دولت کا حریص اور مفاد پرست ثابت کر دیا اور اس طرح موجودہ دنیا کی سب سے بڑی دعوتی تحریک کی ثقاہت کو بھی مجروح کرنے کی کوشش کی۔

مسند احمد، ابوداؤد وغیرہ کی صحیح روایات میں آتا ہے کہ حجازی حاکم کی وفات کے بعد، امام مہدی مدینہ سے نکل کر مکہ آ جائیں گے، مبادا لوگ ان پر حکومت کی ذمہ داریاں ڈالدیں، لیکن ان کی غیر معمولی شخصیت کے پیش نظر، امت کے ذمہ دار انہیں ڈھونڈ کر انہیں بیعت کیلئے مجبور کریں گے، اور بالآخر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان امام مہدی کا علانیہ ظہور ہوگا، اللہ تعالیٰ بادل کے ٹکڑوں کی طرح ان کے ارد گرد مخلصین کو جمع کر دیگا۔

دار الافتاء

شکیل، امام مہدی کی اس عمومی معرفت کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتا ہے کہ امت کے اہل حق کیا اتنے بے وقوف ہونگے کہ سابقہ تعارف کے بغیر کسی گمنام کا دامن فوراً تھام لیں، ایسا تو حضور ﷺ کے ساتھ بھی نہیں ہوا۔

چونکہ شکیل ہندوستان میں پیدا ہوا ہے اور مکہ جا کر دعویٰ کرنا اس کے لئے بہت خطرناک سودا ہے اس لئے اس نے اپنے بنائے ہوئے اصول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہدیا کہ واقعات میں تسلسل ضروری نہیں ہے، بلکہ عموماً ان میں اچھا خاصا وقفہ ہوتا ہے، ہماری معلومات کے مطابق شکیل نے اپنے مریدوں کے ساتھ ۲۰۰۹ء میں مکہ جانے کا پختہ ارادہ کرلیا تھا تا کہ وہاں جا کر اپنی مہدویت کا اعلان کردے لیکن جب اسکو بتایا گیا کہ اسکا یہ دورہ اسکی ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے، جیسا کہ ماضی میں حکومت سعودیہ نے ایک مدعی مہدویت محمد بن عبداللہ القحطانی کا سر قلم کردیا تھا تو اس نے اپنا دورہ ملتوی کردیا اور ۲۰۳۴ء میں جانے کا ارادہ کیا ہے۔

الغرض امام مہدی کے متعلق آمدہ بہت سی روایات کے سلسلہ میں شکیل نے تاویلات اور تحریفات سے کام لے کر اپنے مہدویت کے تحفظ کی ناکام کوشش کی ہے، لیکن اس سلسلہ میں دیگر بہت سی وہ علامات اور نشانیاں جو روایات میں آئیں ہیں اور اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں، شکیل کے پاس ان کا کوئی جواب نہیں ہے، مثلاً ظہور مہدی کے بعد سفیانی کا خروج و فوج کشی، مقام بیداء میں اس کے لشکر کا دھنسنا اور پھر شکست و ہزیمت، اس کے بعد حضرت مہدی کا مدینہ منورہ کی زیارت اور پھر شام کی طرف روانگی تا کہ ان صلیبیوں کی طاقت کو توڑ سکیں جو مقام اعماق و دابق کی بستیوں میں بیٹھے مدینہ منورہ پر حملہ کا منصوبہ بنا رہے ہونگے، اٹلی پر چڑھائی، ظہور مہدی کے ۶ سال بعد دجال کا خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، اور ۹ سال کے عرصہ کے اندر اندر پوری دنیا میں اسلامی خلافت کا قیام وغیرہ کسی بھی علامت کا بالاتفاق اب تک صدور نہیں ہوا ہے، اور جناب شکیل، دعویٰ مہدویت کے بعد سے اب تک تقریباً ۱۴/ سالوں بعد، اب بھی دہلی سے مہاراشٹر کے ضلع اورنگ آباد تک ہی محدود ہے، نہ اس نے مکہ مدینہ کی صورت ہی دیکھی، نہ شام و اٹلی پر گزر ہوا ہے۔

اسی طرح ظاہری حلیہ میں بھی شکیل اور امام مہدی میں کوئی مماثلت نہیں، چنانچہ احادیث کی رو سے حضرت الامام مہدی، رسول اللہ ﷺ کی طرح فر معتدل القامہ، اور منفرد و وجیہ شخصیت ہونگے، جبکہ شکل وصورت کی بابت حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا " أجلى الجبهة، أقنى الأنف " (ابوداؤد) " أشم الأنف، أقنى أجلى " (مستدرک حاکم) یعنی انکی ناک بلند وستواں، پیشانی روشن و تابناک اور چہرہ بڑا نورانی ہوگا اور وہ حسن وجمال کا ایسا پیکر ہونگے کہ بیساختہ نگاہیں ان پر ٹکیں گی اور دل انہیں دیکھ کر مچل اٹھیں گے۔

شکیل کا رنگ پکا، قد لمبا اور جسم منحنی ہے، اور وہ پہلے ٹی بی کا مریض رہ چکا ہے، اسے دیکھ کر دوسرے لوگوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اسلئے شکلاً وجسماً بھی وہ مہدی کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا، اور اس کا دعویٰ جھوٹا ٹھہرتا ہے۔

دعویٰ مہدویت کے بعد شکیل نے مسیحیت کا بھی دعویٰ کر ڈالا ہے، اس کا کہنا ہے کہ میری اپنی روح تو کبھی کی نکل چکی اب میرے جسم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کارفرما ہے، اور میں مہدی کے ساتھ ساتھ مسیح بھی ہوں اور سنن ابن ماجہ کی موضوع روایت " لا المهدي إلا عيسى بن مريم " سے دلیل پکڑنے کی کوشش کی ہے، لیکن جب روایت اور درایت کی رو سے مذکورہ حدیث کا موضوع ہونا شکیل پر واضح ہوگیا تو اس نے ایک عجیب چال چلی، اس نے اپنے ایک مرید کو فوراً خواب دیکھنے کا حکم دیا، اب جیسا پیر ویسا مرید، وہ رات کو سویا اور صبح اعلان کردیا کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کو مجھے خواب میں فرمایا " لا المهدي إلا عيسى بن مريم " کی حدیث صحیح ہے، لیکن افسوس کہ میری امت اسے نہیں مانتی، اس طرح اس نے خواب کے ذریعہ مسیحیت کا مقدمہ جیتنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت اور سوانح حیات سے شکیل کو کسی طرح کی کوئی مطابقت نہیں ہے، مختصر یہ کہ حضرت کا نام عیسیٰ اور والدہ کا نام مریم ہے، ان کے نانا کا نام عمران اور ماموں کا نام ہارون ہے، آپؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ﴿إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ﴾

قد میانہ، رنگ سرخی مائل، بال چمکدار، کالے، دراز، گھنگھریالے ہیں، آپؑ سے بہت سے معجزے ظاہر ہوئے، برص کے مریضوں کو شفادی، مادر زاد اندھوں کو بینا کیا، مٹی کے پرندوں میں روح پھونکی، مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوئے، اور اپنی تقریر دلپذیر سے معاشرہ میں کہرام مچادیا، یہودیوں نے آپؑ کو پھانسی دینی چاہی لیکن باری تعالیٰ نے انکے نرغے سے نکال کر، صحیح سلامت آسمان پر اٹھالیا، ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا، بَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ﴾۔

اس وقت حضرت ابن مریمؑ آسمان پر ہیں اور قیامت کے قریب دجال کو قتل کرنے کیلئے زمین پر اتریں گے، اس سلسلہ میں تفصیلات، صحیح احادیث میں اپنے موقعہ پر موجود ہیں۔

الغرض حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا مقصد، اس فتنہ کا خاتمہ کرنا ہے جسے احادیث میں دجال کہا گیا ہے، جسے اسرئیل کے شہر 'لد' میں قتل کردیں گے، اس وقت حضرت عیسیٰؑ کی سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ تا حدِ نگاہ وہ جس کافر کو چھولے گی وہ تڑپ کر گر جائے گا، پھر عالمی جہاد چھیڑ دیا جائے گا، ہر سمت مجاہدین فتح کے جھنڈے لہرائیں گے، نتیجہ تمام مذاہب بے دست وپا ہو کر دم توڑ دیں گے، یہ انسانی تاریخ کا سب سے حسین دور ہوگا، برکتوں کی بارش ہوگی، زمین اپنے خزانے اگل دے گی، دل بغض وحسد سے خالی ہوں گے، ہر سمت الفت ومحبت کا ڈھیر ہوگا۔

الغرض صحیح احادیث کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مختصر سوانح کی کسوٹی پر، شکیل کو پرکھ کر دیکھتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ اس کا حیاتی خاکہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے کسی طرح میل نہیں کھاتا، چنانچہ:

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاندان بنی اسرائیل سے ہے، اور شکیل کا اس سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں شکیل کا باپ حنیف ہے۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت فلسطین میں ہوئی، شکیل ہندوستان میں پیدا ہوا۔

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گہوارہ میں کلام کیا، شکیل اس کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتری، شکیل پر کچھ بھی نہیں اترا۔

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا، شکیل کے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔

(۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوتے ہی دجال کو قتل کریں گے، شکیل نے اب تک ایسا کچھ نہیں کیا۔

(۸) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی ہوا سے کفار تڑپ کر گریں گے اور مر جائیں گے، شکیل میں ایسی کوئی بات نہیں۔

(۹) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں صلاح وتقویٰ عام ہوگا، جبکہ شکیل کے زمانہ میں حرص وہوا عام ہے۔

(۱۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوڑھیوں اور نابیناؤں کو شفادی اور شکیل خود ٹی بی کا مریض رہ چکا ہے۔

لہٰذا شکیل بن حنیف کے تعلق سے جو حقائق پیش کیے گئے ہیں ان کے پیشِ نظر مندرجہ ذیل سوالات کے تشفی بخش اور تفصیلی جوابات مطلوب ہیں۔

سوال (۱): قرآن وحدیث میں تاویل کا کیا حکم ہے؟

آیات قرآنی اور احادیث رسول کی ایسی پراسرار تاویلات جس سے انکے معانی اور مطالب بالکل بدل جائیں، اور حقیقی مفاہیم مستور ہوجائیں، کا کیا حکم ہے؟

سوال (۲): آیات قرآنی اور احادیث رسول کی ایسی اچھوتی تفسیر وتشریح جو متوارث نہ ہو اور اسلاف امت میں کسی سے منقول نہ ہو، کا کیا حکم ہے؟

سوال (۳): رسول اللہ ﷺ نے امام مہدی سے متعلق جو پیشین گوئیاں ارشاد فرمائی ہیں، وہ پیچیدہ اور گنجلک ہیں؟ کیا ان کی حقیقتوں کو چودہ صدیوں میں امت کا کوئی عالم کما حقہ سمجھ نہیں سکا؟

دار الافتاء
دار العلوم دیوبند

سوال(۴): کیا پیشین گوئیوں کا تعلق غیب کے علم سے ہے؟

سوال(۵): کیا تورات وانجیل میں حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے متعلق پیشینگوئیاں پیچیدہ اور ناقابل فہم ہونیکی وجہ سے یہود ونصاریٰ اسلام سے محروم رہے؟

سوال(۶): مسیح ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنا کیسا ہے؟

سوال(۷) جھوٹے مدعی مسیحیت کے بارے میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟

سوال(۸): جھوٹے مدعی مسیحیت کے متبعین کے بارے میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟

سوال(۹): مہدی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنا کیسا ہے؟

سوال(۱۰): جھوٹے مدعی مہدویت کے بارے میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟

سوال(۱۱): جھوٹے مدعی مہدویت کے متبعین کے بارے میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟

سوال(۱۲): حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو الگ الگ شخصیتیں ہیں یا ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں؟

سوال(۱۳): ''لا مہدی إلا عیسیٰ بن مریم'' کیا یہ روایت صحیح اور معتبر ہے؟

سوال(۱۴): احادیث رسول ﷺ کی تصحیح وتضعیف، معتبر اور غیر معتبر ہونے میں کس کا قول اور کس کی تحقیق میزان اور کسوٹی ہے؟

کیا شکیل اس کسوٹی پر اترتا ہے؟ اس کے قول وتحقیق کی کیا حیثیت ہے؟

سوال(۱۵): خواب کے ذریعہ حدیث کا حکم بیان کیا جاسکتا ہے؟ شرعاً خواب کی کیا حیثیت ہے؟

سوال(۱۶): استفتاء میں درج تفصیلات کی روشنی میں شکیل بن حنیف کے متعلق شریعت کیا فیصلہ کرتی ہے؟

سوال(۱۷): استفتاء میں درج تفصیلات کی روشنی میں شکیل بن حنیف کے متبعین جو اس کی تبلیغ وتشہیر میں مصروف ہیں، کے متعلق شریعت کیا فیصلہ کرتی ہے؟

سوال(۱۸): شکیل بن حنیف کے دعوائے مہدویت کے متعلق بعض حضرات کا خیال ہیکہ اسکی اتباع میں کیا حرج ہے؟ اگر وہ واقعۃً مہدی نہ ہو تو کیا فرق پڑتا ہے،

کیا یہ نظریہ درست ہے؟

سوال(۱۹): آواگون کا نظریہ رکھنے والے شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟

شکیل کا یہ کہنا ہے کہ میری روح تو کبھی کی نکل چکی ہے اور اب مجھ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کارفرما ہے، کیا یہ اسلامی نظریہ ہے؟

سوال(۲۰): امام مہدی کو اپنا تعارف کرانے کیلئے، کیا کتاب لکھنے کی ضرورت پیش آئے گی یا اہل نظر خود انہیں پہچان لیں گے؟

اس سلسلہ میں احادیث کیا کہتی ہیں؟

فقط والسلام

جماعۃ المفتین، ممبئی

۵/صفر المظفر ۱۴۳۴ھ